اذان سے متعلق پاکی ناپاکی کے مسائل

بے وضو اذان دینا درست ہے یا نہیں:

سوال: اگر کبھی اذان بلا وضو پڑھ دی جاوے، تو درست ہے یا محلّہ والوں پر اس کا کچھ وبال ہے؟

الجواب

بے وضو اذان کہنا درست ہے کچھ مواخذہ اور وبال اس میں کسی پر نہیں ہے البتہ بہتر اور افضل یہ ہے کہ باوضو اذان کہے۔(۱) اس لئے کہ بعض فقہانے بغیر وضو اذان کو مکروہ کہا ہے:

ویروی أنه یکره الأذان أیضاً (أی علی غیر وضوء). (الهدایة)(۲)

وقیل یکره (أی الأذان علی غیر وضوء) لحدیث الترمذی عن أبی هریرة قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: لایؤذن إلا متوضیء. (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/ ۹۱-۹۲)

(۱) (ویکره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث لا أذانه) علی المذهب. (الدر المختار علی هامش ردالمحتار، باب الأذان: ۱ / ۳٦٤)

ثم اعلم أنه ذکر فی الحاوی القدسی من سنن المؤذن کونه رجلاً عاقلاً صالحاً عالماً بالسنن والأوقات مواظباً علیه محتسباً ثقةً متطهرًا مستقبلاً، الخ. (ردالمحتار، باب الأذان: ۱/ ۳٦٥، ظفیر)

(۲) الهدایة شرح بدایة المبتدی، باب الأذان: ۱/ ٤٤. انیس

(۳) البحر الرائق، باب الأذان: ۱/ ۲۷۷. ظفیر

(أخرجه الترمذی، فی باب ماجاء فی کراهة الأذان بغیر وضوء (ح: ۲۰۰)

عن ابن شهاب قال: قال أبوهریرة: لاینادی بالصلاة إلا متوضیء. (سنن الترمذی، باب ماجاء فی کراهة الأذان بغیر وضوء (ح: ۲۰۱) وقال: هذا أصح من الحدیث الأول)

عن ابن جریج قال: قال لی عطاء: حق وسنة مسنونة أن لایؤذن مؤذن إلا متوضئاً. (مصنف عبدالرزاق الصنعانی، باب الأذان علی غیر وضوء (ح: ۱۷۹۹) انیس)

☆ اذان بلا وضو جائز ہے یا نہیں:

سوال: امام مسجد بلا وضو اذان کہے یا اذان کہہ کر حقہ پینے یا پیشاب پاخانہ کو چلا جائے، یہ جائز ہے یا نہیں؟ ==

بے وضو اذان:

سوال: کیا وضو کے بغیر اذان دینے کی اجازت ہے؟

(محمد غوث الدین قدیر سلاخ پوری، کریم نگر)

الجواب

بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ وضو کی حالت میں اذان دی جائے،(۴) کیونکہ اذان نماز کی دعوت ہے، اور جب ایک شخص

==

الجواب

کتب فقہ میں یہ ہے کہ اذان بے وضو مکروہ نہیں ہے، یعنی مکروہ تحریمی نہیں ہے۔

کما فی الدر المختار: (ویکره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث لا أذانه) علی المذهب،الخ. (الدرالمختار علیٰ هامش رد المحتار،باب الأذان،مطلب فی المؤذن إذا کان غیر محتسب فی أذانه: ۱/۳٦٤،ظفیر)

لیکن شامی میں منقول ہے کہ اذان باوضو کہنا مسنون ہے۔

شامی میں ہے:

ثم اعلم أنه ذکر فی الحاوی القدسی من سنن المؤذن کونه رجلاً عاقلاً صالحاً عالماً بالسنن والأوقات مواظباً علیه محتسباً ثقةً متطهرًا مستقبلاً. (ردالمحتار،باب الأذان: ۱/۳٦٥،ظفیر)

اس سے معلوم ہوا کہ باوضو اذان کہنا سنت اور مستحب ہے۔ پس عادت کر لینا ہمیشہ بے وضو اذان کہنے کی برا ہے، اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ باقی اگر اذان باوضو کہہ کر پھر ضرورت پیشاب پاخانہ کی ہو تو رفع حاجت کرنا ضروری ہے اور حقہ پینا اصل سے اچھا نہیں ہے اس سے بھی احتراز اولیٰ ہے۔ فقط

(اگر حقہ پئے تو مسجد میں آنے سے پہلے منھ اچھی طرح صاف کر لے تاکہ اس کی بدبو سے کسی کو اذیت نہ ہو۔ ظفیر)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲/۱۰۲-۱۰۳)

اذان بلا وضو درست ہے یا نہیں:

سوال: اذان بلا وضو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ باوضو اذان کہے۔ **(ویکره أذان جنب وإقامته وإقامة محدث لاأذانه.** (الدرالمختار علیٰ هامش ردالمحتار،باب الأذان: ۱/٤٠٧،ظفیر) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲/۱۲۱)

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"**لایؤذن إلامتوضئ**" "وضو کیا ہوا آدمی ہی اذان دے"۔ (دیکھئے! **السنن الکبریٰ للبیهقي: ۱/۵۸۳،رقم الحدیث: ۱۸۵۸**) محشی

نے خود وضو نہیں کیا تو گویا اس نے ابھی اپنے آپ کو نماز کے لئے تیار نہیں کیا اور دوسروں کو نماز کی دعوت دے رہا ہے، جو ظاہر ہے کہ مناسب عمل نہیں، مناسب طریقہ یہ ہے کہ آدمی پہلے اپنے آپ کو جس کارِ خیر کے لئے تیار کرلے، دوسروں کو اس کی دعوت دے، تاہم اگر بغیر وضو اذان دے ہی دے تو یہ بھی جائز ہے۔(۱)

" **وينبغي أن يؤذن ويقيم على طهر ،فإن أذن على غير وضوء جاز** ".(۲)(کتاب الفتاویٰ:۲/۱۲۸-۱۲۹)

اذان دینے کے لئے وضو ضروری نہیں:

سوال: اذان دینے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اذان دینے کیلئے وضو کرنا ضروری نہیں، البتہ ہمیشہ بلا وضو اذان دینا اچھا نہیں ہے۔(۳) فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیو بند، سہارنپور-۱۴۰۳/۲/۴ھ۔(منتخبات نظام الفتاویٰ:۱/۲۲۱)

بلا وضو اذان دینا کیسا ہے:

سوال: کیا وضو اذان کے لئے شرط ہے ایا وقت نہ ملنے پر بغیر وضو اذان دینے والا گنہگار ہوگا یا یہ کہ مکروہ ہے؟ اگر مکروہ ہے تو تنزیہی یا تحریمی؟

الجواب ــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

وضو صحت اذان کے لئے شرط نہیں ہے بلکہ وضو اذان کے لئے مستحب ہے، بلا وضو اذان دینے والا گنہگار نہیں ہے، البتہ بلا وضو اذان دینے کا معمول نہیں بنانا چاہئے، کبھی کبھی اتفاقاً مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی بغیر وضو کے اذان دینا ثابت ہے۔

"**ولا يكره أذان المحدث في ظاهر الرواية هكذا في الكافي وهو الصحيح كذا في الجوهرة النيرة**". (الفتاویٰ الهندية: ۱/۵٤)

"**وجه ظاهر الرواية ما روى أن بلالاً ربما أذّن وهو على غير وضوء**". (بدائع الصنائع: ۱/۱۳۱)

فقط واللّٰه تعالىٰ أعلم

محمد جنید عالم ندوی قاسمی-۲۶ محرم ۱۴۱۶ھ-(فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۳۷) ☆

---

(۱)　مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: " لا بأس أن يؤذن على غير وضوء ، ثم ينزل فيتوضأ " .(حدیث نمبر:۲۱۸۸، محشی)

(۲)　الهداية ،باب الأذان: ۱/۲۸۲-

(۳)　عن علی بن عبداللّٰه بن عباس قال: حدثنی أبی أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال: یاابن عباس! ==

کیا بغیر وضو اذان دینے سے نحوست برستی ہے:

سوال: ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ بے وضو اذان پڑھی جائے تو جہاں تک اذان کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک نحوست برستی ہے، کیا یہ درست ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

بلا وضو اذان کہنا شرعاً ناپسند ہے۔ **كما في كتب الفقه.** (۱) مگر نحوست والی بات کتاب میں نہیں دیکھی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۱/۱/۸/ ۱۳۸۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۱/۱/۸/ ۱۳۸۸ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۴۳۵/۵)

== إن الأذان متصل بالصلاة، فلا يؤذن أحدكم إلاوهوطاهر.(رواه الزيلعي في نصب الراية عن أبي الشيخ، باب الأذان: ۲۹۲/۱)/ البدر المنير،الحديث الخامس بعدالعشرين: ۳۹۱/۳/التلخيص الحبير،باب الأذان: ۵۱۰/۱/ كنز العمال،الفصل الرابع في الأذان و الترغيب فيه: ۶۹۶/۷ (ح: ۲۰۹۷۶)انیس)

☆ بغیر وضو کے اذان دینا:

سوال: زید بے وضو اذان دینے کا عادی ہو چکا ہے، اذان دینے کے بعد ہی وہ وضو کرتا ہے، امامت کے فرائض وہی انجام دیتا ہے؟

هو المصوب ــــــــــــــــ

کبھی بغیر وضو اذان دینے کی گنجائش ہے۔ **(ومنها أن يكون المؤذن على الطهارة لأنه ذكر معظم فإتيانه مع الطهارة أقرب إلى التعظيم وإن كان على غير طهارة بأن كان محدثا يجوز ولايكره حتى لايعاد في ظاهر الرواية.(بدائع الصنائع: ۳۷۴/۱)**

عادی ہونا درست نہیں، امامت اس کی درست ہے۔

تحریر: محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۶۸/۱)

(۱) "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال:"لايؤذن إلا متوضيء"(سنن الترمذي،أبواب الصلاة،باب ما جاء في كراهة الأذان بغيروضوء: ۵۰/۱،سعيد)

"ويكره أذان جنب وإقامته،وإقامة محدث ،لا أذانه على المذهب"(الدر المختار ،كتاب الصلاة،باب الأذان: ۳۹۲/۱،سعيد)

"ويستحب أن يكون المؤذن صالحاً وأن يكون على وضوء لقوله صلى الله تعالى عليه وسلم:"لايؤذن إلا متوضيء".(مراقي الفلاح،كتاب الصلاة،باب الأذان: ۱۹۷،قديمي)

بلا وضو اذان کی وعید:

سوال: ایک مؤذن روزانہ پانچوں وقت کی اذان بغیر وضو کے دیتا ہے، جب اس کا جی چاہے تو کبھی وضو بھی کر لیتا ہے، لیکن اکثر بغیر وضو کے اذان دیتا ہے۔تو کیا شریعتِ مطہرہ میں اس کی اجازت ہے کہ بغیر وضو کے اذان پر دوام کیا جائے اور کیا شخص مذکور کو فاسق کہہ سکتے ہیں؟ امید ہے کہ جواب باحوالہ عنایت فرمایا جائے۔

نوٹ: اور مؤذن کا یہ عمل عمداً اور معمولاً بلا وضو اذان دینے کا ہے، لوگوں کے سمجھانے کے بعد بھی وہ اس فعل سے باز نہیں آتا۔

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

"ويكره إقامة المحدث وأذانه لما روينا". (مراقی الفلاح)

"وإن صح عدم كراهية المحدث،وهو ظاهر الرواية والمذهب." (قوله: وأذانه لما روينا) من قوله صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم "لايؤذن إلا متوضىء". (الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح:۱۱۸)(۱)

مؤذن کا بلا وضو اذان دینے پر دوام کرنا اس حدیث کے خلاف ہے، اس کو ڈرنا چاہئے اور اس فعل سے بچنا چاہئے، تاہم اس کو فاسق کہنے سے بھی احتیاط کی جائے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔ ۱۸/۸/۱۳۸۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند۔ ۱۸/۸/۱۳۸۸ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۴۳۵/۵-۴۳۶)

---

(۱) مراقی الفلاح علیٰ حاشية الطحطاوی، كتاب الصلاة، باب الأذان: ص: ۱۹۹، قديمی

"وينبغي أن يؤذن ويقيم علىٰ طهر، فإن أذن علىٰ غير وضوء جاز". (الهداية، باب الأذان: ۲۸۲/۱. انیس)

"ليكون متهيئاً لإجابة ما يدعو إليه". (اللباب فی شرح الكتاب، كتاب الصلاة، باب الأذان: ۷۵/۱، قديمی)

"عن عبد الجبار بن وائل عن أبيه قال: حق وسنة أن لايؤذن إلا وهو طاهر، ولا يؤذن إلا هو قائم". رواه البيهقی و الدارقطنی فی الأفراد وأبو الشيخ فی الأذان [كذا فی تلخيص الحبير: ۷۶/۱، وقال فيه: إسناد حسن إلا أن فيه انقطاعاً، آه] قال المؤلف: "دلالته علىٰ تأكد الطهارة للأذان ظاهرة". (إعلاء السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الوضوء للأذان: ۱۲۱/۲، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية، كراچی)

(۲) "وتركه لا يوجب إساءة ولا عتاباً، كترك سنة الزوائد، لكن فعله أفضل". (الدر المختار، كتاب الصلاة، آداب الصلاة: ۴۷۷/۱، سعيد)

وعلى هذا أي على أن السنن نوعان اختلفت أجوبة مسائل باب الأذان فقيل مرة يكره ومرة أساء ومرة لا بأس لما قلنا أن ترك ما هو من سنن الهدىٰ يوجب الكراهة والإساءة وترك ما هو من السنن الزوائد لا يوجب شيئاً منهما. (كشف الأسرار شرح أصول فخر الإسلام البزدوی، أقسام العزيمة: ۳۱۰/۲. انیس)

بلا وضو اذان دینے سے قوم کی خواری و پستی موضوعی وعید ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علما دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بلا وضو اذان دینے سے قوم پر خواری اور پستی آتی ہے کیا یہ صحیح ہے؟ بینوا توجرو۔ (المستفتی: قیس نعمانی مرہٹی نوشہرہ)

الجواب ــــــــــــــــــــ

بلا وضو اذان دینا خلاف استحباب ہے،(۱) اور اس کی وجہ سے قوم کی خواری اور پستی منصوصی بات نہیں، موضوعی اور خود ساختہ وعید ہے۔ وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۲۱۳)

اذان کے درمیان اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: اذان دیتے وقت وضو ساقط ہو جائے، تو اذان پوری کرنا چاہئے یا نہیں؟ اعادہ کی ضرورت نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اذان پوری کر لینا ہی درست ہے، اعادہ لازم نہیں۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ:۵/۴۳۶-۴۳۷)

جنبی کا اذان دینا:

سوال: کیا جنبی اذان دے سکتا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و بالله التوفيق

ناجائز و حرام ہے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔ ۲۴/۵/۱۳۵۲ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۱۱۷)

(۱) قال الشرنبلالي: ويستحب أن يكون المؤذن... علىٰ وضوء لقوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لايؤذن إلا متوضئ .(إمداد الفتاح شرح نور الإيضاح،ما يستحب للمؤذن: ۲۱۱)

وفي المنهاج: مذهب أبي حنيفة أنه يكره الإقامة بغير وضوء ويجوز الأذن،وروى عنه أنه يكره الأذان أيضاً و يؤيده حديث" لايؤذن أحدكم إلا وهو طاهر"،أخرجه أبو الشيخ مرفوعاً وفي سنده عبد الله بن هارون وهو ضعيف أخرجه البيهقي موقوفاً علىٰ وائل وفي سنده انقطاع لم يسمع الجبار عن أبيه وائل شيئاً،ومذهب الشافعي أنه يكره الأذان بغير طهور،ومذهب أحمد أن التطهر مستحب في الأذان والإقامة،وقال مالك يصح الأذان بغير طهور ولا يقيم إلا متوضئ.(منهاج السنن شرح جامع السنن،باب كراهية الأذان بغير وضوء: ۲/۷۷)

(۲) "وينبغي أن يؤذن ويقيم علىٰ طهر،فإن أذن علىٰ غير وضوء؛جاز،لأنه ذكر وليس بصلاة،فكان الوضوء فيه استحباباً،كما في القراءة".(الهداية،كتاب الصلاة،باب الأذان: ۱/۹۰،مكتبة شركة علمية،ملتان) ==

جنبی کا اذان دینا مکروہ ہے:

سوال: ایک شخص نے جنبی ہونے کی حالت میں مسجد میں اذان دی، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جنبی کا اذان دینا مکروہِ تحریمی ہے، اور ایسے ہی اس حالت میں مسجد میں داخل ہونا بھی جائز نہیں، اب توبہ واستغفار کیا جائے، اگر وقت کے اندر پتہ چل جائے، تو اعادہ کیا جائے۔

"**(ويعاد أذان جنب) ندباً وقيل وجوباً**". (الدر المختار على الشامية: ١/٣٦٥)(۱)**فقط واللّٰہ أعلم**

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح: بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۲۰۸)

ناپاکی کی حالت میں اذان دینا:

سوال: ہمارے محلّہ کی مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں ہے، مسجد کے امام یا دیگر کوئی بھی شخص مقتدی اذان دے دیتا ہے، مسجد مذکور میں صرف فجر اور عشا کی اذان ونماز کے درمیان یعنی جماعت سے ۵/منٹ قبل، صلوٰۃ وسلام، پڑھنے کا دستور ہے۔ میری اکثر عادت یہ ہے کہ اذان سن کر فوری مسجد میں پہنچ جاتا ہوں۔ ایک دن حسب معمول فجر کی اذان سن کر میں مسجد میں پہنچ گیا۔ اذان مسجد کے پیش امام صاحب نے پڑھی تھی۔ کچھ دیر بعد جب جماعت کا وقت قریب آیا اور صلوٰۃ وسلام کی آواز نہیں آئی، تو مجھے تو تشویش ہوئی۔ مسجد سے باہر نکل کر دیکھا، تو امام صاحب جنہوں نے ابھی تھوڑی دیر قبل اذان دی تھی، مسجد کے غسل خانہ سے غسل کر کے نکل رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ امام

== "ولا ملقن وذهابه للوضوء لسبق حدث، خلاصة". (الدر المختار)

"(قوله: وذهابه للوضوء) لكن الأولى أن يتممهما ثم يتوضأ؛ لأن ابتداء هما مع الحدث جائز، فالبناء أولى، بدائع". (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الأذان: ١/٣٩٣، سعيد)

(۳) جنبی کا اذان دینا مکروہ تحریمی ہے۔ [مجاہد] "ويكره أذان جنب وإقامته". (الدر المختار)

(قوله أذان جنب): لأنه يصير داعيا إلى ما لايجيب إليه وإقامته أولى بالكراهة وصرح في الخانية بأنه تجب الطهارة فيه عن أغلظ الحدثين وظاهر أن الكراهة تحريمية، بحر. (رد المحتار، باب الأذان، مطلب في المؤذن إذا كان غير محتسب في أذانه: ٢/٦٠)

حاشیہ صفحہ ھذا:

(۱) (مؤذن أذن على غير وضوء، وأقام قال: لايعيد، والجنب أحب إليَّ أن يعيد وإن لم يعد أجزاه)... وبسبب الجنابة روايتان، والأشبه أن يعاد الأذان دون الإقامة لأن تكرار الأذان مشروع دون الإقامة. (النافع الكبير شرح الجامع الصغير، باب في صلاة المرأة وربع ساقها مكشوف: ١/٨٤. انيس)

صاحب ابھی تو آپ نے اذان دی تھی اور ابھی آپ کو غسل کی حاجت کیوں کر ہوگئی۔ موصوف نے جواب دیا کہ تیمّم کر کے اذان دی تھی۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل وضاحت طلب ہے کہ مسجد میں پانی وغیرہ کی تمام تر معقول سہولیات مہیا ہیں، بوقت اذان بھی پانی موجود تھا اور امام صاحب موصوف قطعی طور پر پانی پر قادر تھے، کوئی بیماری وغیرہ نہیں تھی، فجر کی اذان ونماز کے درمیان خاص کر اتنا وقت رہتا ہے کہ اگر غسل کر کے اذان دی جاتی، تو شاید اذان کے لئے وقت پھر بھی بچ سکتا تھا۔ بہر حال ایسی صورت میں مسجد رمسجد کے صحن یا صحن کے باہر اذان دیا جانا، کہاں تک درست ہے؟ اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

هــوالمصــوب

حالت جنابت میں مسجد یا مسجد کے صحن میں جانا جائز نہیں ہے، جبکہ حالت جنابت میں دی گئی اذان بکراہت جائز ہے۔(۱)

اور اگر امام صاحب رسمی صلوٰۃ وسلام کے قائل ہیں، تو ان کی امامت مکروہ ہوگی، ورنہ نہیں۔(۲)

تحریر: محمد طارق ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۳۶۷)

☆☆☆

---

(۱) أما أذان الجنب فمكروه رواية واحدة لأنه يصير داعيا إلٰى ما لايجيب إليه. (البحر الرائق: ۱/۴۵۸)

ويعاد أذان الجنب. (كشف الأسرار شرح أصول فخر الإسلام البزدوى، أقسام العزيمة: ۲/۳۱۱. انيس)

(۲) (ويكره) تنزيها (إمامة عبد)... (ومبتدع) أى صاحب بدعة. (الدر المختار على صدر ردالمحتار، باب الإمامة، قبيل مطلب البدعة خمسة أقسام: ۲/۲۹۸)

عن عائشة قالت: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الإسلام. (الشريعة للآجرى، باب ذكر هجرة أهل البدع والأهواء (ح: ۲۰۴۰)/معجم ابن الأعرابى عن الحسن، حديث الترفقى (ح: ۱۹۵۸)/القدر للفريابى عن أبى إسحاق الهمدانى (ح: ۳۸۱)/البدع لابن وضاح، النهى عن الجلوس مع أهل البدع وخلطتهم (ح: ۱۱۹)/المعجم الأوسط للطبرانى، من اسمه محمد (ح: ۶۷۷۲) انيس)